Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۳۹/۷۴ | اتوار ۲۸ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ ۸ صلح ۱۳۶۸ ہش ۸ جنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۷

قادیان (بھارت) میں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

جلسہ کا افتتاح و اختتام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے دعا کے ساتھ کیا

ہندوستان کے علاوہ جلسہ میں پاکستان، جرمنی، انگلینڈ، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش کے احمدی احباب کی شرکت

جلسہ سالانہ قادیان ۱۳۶۷ ہش/۱۹۸۸ء پوری شان سے ۱۸ دسمبر بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح جلسہ گاہ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان شروع ہوا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا کی۔ اور پھر نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرشوکت اور ایمان افروز پیغام پڑھ کر سنایا اور پھر دعا کے ساتھ جلسہ سالانہ کے تقریری پروگرام کا آغاز ہوا۔

۱۲/۱۳ دسمبر سے ہی مہمان قادیان تشریف لانے لگے تھے۔ اور جتنا جلسہ قریب ہوتا جارہا تھا مہمانوں کی آمد میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ ہندوستان کے طول و عرض سے مالابار۔ تامل ناڈو آندھرا۔ مہاراشٹر۔ اتر پردیش۔ جموں کشمیر وغیرہ سے فدائیانِ احمدیت کے قافلے قادیان پہنچ رہے تھے۔ ساتھ ہی پاکستان جرمنی، انگلینڈ، انڈونیشیا، بنگلہ دیش سے بھی احمدیوں کے قافلے پہنچے۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ کی طرف سے مہمانوں کا استقبال کرتے اور ان کے قیام و طعام کا بہت عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ مہمان قیام و طعام کے انتظام سے ہر طرح مطمئن اور خوش رہے۔

جلسہ سالانہ کے ایام سے چند یوم قبل ہی البیت الاقصیٰ میں مردوں کے لیے اور بیت المبارک میں خواتین کے لیے نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کر دیا گیا تھا۔ اور نماز باجماعت کے لیے مرد بیت اقصیٰ اور خواتین بیت المبارک میں پہنچتی تھیں۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی تھی۔ اور فجر کی نماز کے بعد بیت الاقصیٰ میں پند و نصائح و دینی امور پر درس کا بھی انتظام کیا گیا تھا البیت الاقصیٰ سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ البیت المبارک میں نمازوں و درسوں کو سننے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ صبح کی نماز و درس کے بعد احباب و خواتین بہشتی مقبرہ میں دعا کے لیے باقاعدگی سے جایا کرتے تھے۔ اور اپنے لیے دعاؤں کے ساتھ ساتھ احمدیت کی ترقی، مصائب و مشکلات کی دُوری حالات میں سازگاری اور اسیرانِ راہِ مولیٰ کی باعزّت بریّت کے لیے گریہ وزاری سے دعائیں کرتے رہے

صبح سویرے ہر روز تانگہ پر لاؤڈ سپیکر فٹ کر کے تمام شہر میں جلسہ کے انعقاد کا اعلان کیا جاتا رہا۔ کافی دن پہلے قادیان کے نواحی دیہات اور بٹالہ گورداسپور۔ امرتسر۔ جالندھر وغیرہ میں اردو، ہندی، پنجابی میں جلسہ سالانہ کے اشتہار لگائے گئے تھے۔ چنانچہ بہت سے غیر مسلم دوست بھی باہر سے جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر تقریری پروگرام شوق اور توجہ سے سنتے رہے

امرتسر سے ایک سکھ ٹیچر سردار اوتار سنگھ صاحب بی ایڈ ۱۹۷۵ء سے ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ پر حاضر ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ بھی وہ جلسہ سالانہ پر آئے اور مارچ ۱۹۸۹ء میں جشنِ احمدیت کی تقریب میں اپنی والدہ صاحبہ اور پوری فیملی کے ساتھ قادیان آنے کا بھی اظہار کیا ہے۔ احمدیت کے بہت مدّاح ہیں عقیدت مند ہیں ان کے والد سردار ترلوک سنگھ صاحب طوفان نے ایک کتاب "حضرت محمد صاحب کی پوتر جیونی" لکھی ہے۔ اور گورمکھی میں یہ کتابچہ سکھوں میں بہت پسند کیا گیا ہے۔

جلسہ سالانہ کے پہلے دن ۱۸ دسمبر کو اجلاس اوّل کی کارروائی شروع ہونے پر پہلی تقریر محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پی ایچ ڈی سکندر آباد نے "ہستئ باری تعالیٰ کے بارہ میں سائنسدانوں کا بدلتا ہوا رجحان" کے موضوع پر فرمائی۔ دوسری تقریر محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے پٹنہ نے "حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ کے ذریعہ غلبۂ حق" کے موضوع پر فرمائی۔ اور وقفہ نماز ظہر و عصر کے بعد ۲½ بجے دوپہر زیرِ صدارت محترم سیّد فضل احمد صاحب ایم اے پٹنہ دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت و نظم کے بعد بعنوان "فضائل قرآن مجید" مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اور بعنوان "عقائد جماعت احمدیہ" مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مربی سلسلہ سرینگر نے تقاریر فرمائیں اور دو غیر ملکی دوستوں نے اپنے تاثرات بیان فرمائے۔

جلسہ کے دوسرے دن ۱۹ دسمبر کو آسمان ابر آلود ہو گیا۔ اور پھر ہلکی بارش بھی شروع ہو گئی۔ پہلا اجلاس

(باقی صفحہ ۸ پر)

خاندان حضرت اقدس میں شادی کی مبارک تقریب

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب (اللہ اِن دونوں سے راضی ہو) کی پوتی عزیزہ رملہ جو محترم نواب مصطفیٰ احمد خان صاحب کی صاحبزادی اور محترم مرزا حمید احمد خان صاحب کی نواسی ہیں کی شادی عزیزم ڈاکٹر افضال الرحمٰن صاحب ابن عطاء الرحمان صاحب چیف انجنیئر واپڈا کے ساتھ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء کو ربوہ میں انجام پائی۔ عزیزم ڈاکٹر افضال الرحمٰن، محترم چوہدری علی اکبر صاحب نائب ناظر تعلیم کے پوتے ہیں۔

تقریب شادی میں خاندان حضرت اقدس کے علاوہ معزّز عزیز از جماعت احباب اور جملہ احباب کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رشتہ کو جانبین کے لیے بابرکت کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

حضرت سیّدہ امّ متین مریم صدیقہ صاحبہ رقم طراز ہیں:

"عزیزم ڈاکٹر مرزا منوّر احمد دیر سے بیمار ہیں آجکل بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ انکی صحت کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ نیز میری بھانجی رعنا بیگم ملک خالد احمد زفر بہت بیمار ہیں انکی صحت کیلئے بھی احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں"۔

ربوہ: ۶ صلح (جنوری) آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ مولانا موصوف نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ لندن بتاریخ ۳۰ دسمبر کا خلاصہ پڑھ کر سنایا۔

نماز جمعہ کے بعد مولانا نے مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب کے ماموں مکرم مرزا جان عالم بیگ صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ ان کا جنازہ رات گئے ربوہ آیا تھا اور بہت کم احباب شامل ہو سکے تھے۔

سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک رفیق حضرت مولوی عطا محمد صاحب آجکل سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے ——— ان کی کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے موصوف کو شفا عطا کرے۔ آمین۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دارالنصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۸ صلح ۱۳۶۸ ہش ۸ جنوری ۱۹۸۹ء

اعمال میں توازن

دوسروں کو ہم گناہ کرتے دیکھتے ہیں تو ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی باتوں پر ناراض ہوتا ہے اور ایسے لوگوں کو قابلِ مواخذہ قرار دیتا ہے۔ اپنے گناہوں کے متعلق ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والی ہستی ہے اور وہ ہمارے گناہوں کو یقیناً بخش دے گا۔ شائد یہ دونوں باتیں ٹھیک ہیں۔ خدا پکڑتا بھی ہے اور خدا بخش بھی دیتا ہے۔ اگرچہ ہمارے جذبات انسانی فطرت کے ماتحت دوسروں کو اس زمرہ میں رکھتے ہیں جہاں پکڑنے کا اصول کارفرما ہے اور اپنے آپ کو بخشش کے خانے میں ڈال دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ تو نہیں دیکھتا کہ کون گناہ کرتا ہے اور چونکہ فلاں نے گناہ کیا ہے اس لئے اُسے چھوڑ دیا جائے۔ اور فلاں نے گناہ کیا ہے اُسے پکڑ لیا جائے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ۔ اگر ہم ان دونوں باتوں پر غور کریں تو ہم یہ محسوس کریں گے ۔ بلکہ شدت کے ساتھ محسوس کریں گے ۔ کہ ان دونوں باتوں میں توازن ضرور ہونا چاہیئے۔

کس طرح انسان مواخذہ سے بچے اور کس طرح اپنی بخشش کے سامان پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف ہمیں گناہوں سے بچائے اور اس کی محبت ہمیں نیکیوں پر آمادہ کرے۔ اور پھر اس میں ہم کوئی ایسی تخصیص نہ کریں کہ فلاں گناہ کر کے بھی بچ جائے گا اور فلاں اچھے کام کرنے کے باوجود پکڑا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ مواخذہ کرنا اور بخشنا دونوں اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ ہمیں دونوں پر غور کر کے اپنی زندگی کو اس رنگ میں ڈھالنا چاہیئے کہ ہم اُس کے خوف سے گناہ ترک کریں اور اس کی محبت میں نیکیوں پر اپنے آپ کو اس طرح لگائیں کہ وہ ہمارے دل اور ہماری روح میں ایک مستحکم جذبہ بن جائیں۔

اگر ہم ایسا کر سکیں تو یقیناً ہم ان دونوں باتوں میں نہایت حسین امتزاج پیدا کر سکیں گے۔ اور اس توازن کے ذریعہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکیں گے۔

میں نے چاند ستارے مانگے
روشنیوں کے دھارے مانگے
تُو نے گھونگھٹ کھول کے پوچھا
دیکھ، یہی نظّارے مانگے

ـــــــ ابوالاقبال

یہ سال

یہ سال سوزِ فغاں ہائے بیثمال کا سال
یہی مشاہدۂ حُسنِ باکمال کا سال

یہ سال ہے مرے زخموں کے اندمال کا سال
برائے سطوتِ فرعونیت زوال کا سال

بڑے جلال سے لائی ہے گردشِ دوراں
حصارِ وقت میں تقدیرِ ذوالجلال کا سال

خدا کے سامنے توہینِ بندگانِ خدا!
سُنو کہ رو میں ہے توہین کے مآل کا سال

بجا کہ میں بھی رہینِ ستم رہا برسوں
تھا سال سال مگر رویتِ جمال کا سال

اگر ہے دیدۂ عبرت تو اس کو وا رکھنا
گزر رہا ہے نشاں ہائے بے مثال کا سال

سنبھل کے رکھے قدم اس میں ہر دریدہ دہن
کہ ہر دریدہ دہن پر ہے یہ وبال کا سال

تعصّباتِ نظر سے نظر کو پاک کرو
تجلیاتِ الٰہی ہیں اور حال کا سال

سنو کہ لطفِ بداماں ہے اے ستم زدگاں
فغاں کا عرشِ معلّٰی سے اتصال کا سال

گزر ہی جاتے ہیں لب بستگی میں بھی شب و روز
مگر یہ سال ہے ناہیدؔ ابتہال کا سال

--- (عبدالمنان ناہیدؔ) ---

Digitized By Khilafat Library Rabwah

زندگی کے بلند مقاصد اور ان کے حصول کے ذرائع

مکرم
یوسف سلیم
ملک صاحب

تاریخ اپنے اندر ایسے بے شمار لوگوں کی سوانح لئے ہوئے ہے۔ جنہوں نے گمنامی میں آنکھیں کھولیں بے سرو سامانی کی حالت میں پرورش پائی غربت و افلاس میں دن بسر کئے۔ نہایت نامساعد حالات میں کام شروع کیا قدم قدم پر مشکلات و مصائب کا سامنا رہا مگر اپنی انتھک محنت پیہم کوشش اور پختہ عزم اور خدا کے فضل سے اپنے زمانہ میں حیرت انگیز سیاسی، علمی، ادبی قابلیتوں سے اہل علم و دانش کی آنکھوں کو چکا چوند کر گئے ان کے کارہائے نمایاں بعد میں آنے والوں کے لئے دعوتِ فکر و عمل بنے اور صفحۂ ہستی پر ان کی بلند ہمتی اور حوصلگی کے ان مٹ نقوش مشعلِ راہ ثابت ہوئے۔

کون کہہ سکتا تھا کہ جزیرہ کارسیکا کے ایک غریب گھرانہ میں جنم لینے والا بچہ ایک دن فرانس کے تخت و تاج کا مالک بنے گا اور بڑے بڑے طاقتور بادشاہ اس کے نام سے لرزہ براندام ہو جائیں گے۔ یہ نپولین بوناپاٹ تھا۔ جس کا بچپن عام لوگوں کی طرح اپنے بہن بھائیوں میں کھیلتے کودتے گزرا لیکن محنت و مشقت عزم و استقلال اور غور و فکر کا جو جذبہ قدرت نے اسے ودیعت کر رکھا تھا اور جس سے کام لینے میں اس نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا اس نے اسے جدوجہد کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھایا حتی کہ اسے دنیوی لحاظ سے شہرت و عظمت کا بلند ترین مقام نصیب ہوا۔ اس کی بلند ہمتی کے نتیجہ میں اس کا یہ قول ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا کہ ناممکن لفظ بے وقوفوں کی ڈکشنری کا حصہ ہے۔

ہر قوم کی تاریخ میں چند شخصیتیں ایسی ابھرتی ہیں جن سے پوری قوم کی زندگی عبارت ہوتی ہے۔ ان کے روشن کئے ہوئے چراغ پوری قوم کو نشانِ منزل دکھاتے چلے جاتے ہیں ایسی ہی ایک شخصیت امریکی قوم کی تاریخ میں ابھری اور اس نے قومی زندگی پر گہرے اور دیرپا اثرات چھوڑے کہ آج پوری قوم کا مزاج اس کی سیاسی ترکیب اقتصادی ترقی اور تہذیبی روایات اس ایک فرد کے کردار کی رہینِ منت ہیں۔ یہ ایک بے یارو مددگار لڑکا ابراہیم لنکن تھا۔ جس کی زندگی جذبہ محنت اور جدوجہد کا ایک نہایت حوصلہ بخش مرقعہ ہے اس نے حالات کی ناسازگاری کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی پُر خلوص محنت اور پختہ عزم کی بدولت جھونپڑی سے نکل کر قصر حکومت تک تمام مدارج طے کئے۔

ہانمن اعظم بانی ہومیو پیتھی نے اپنی زندگی کی ابتداء محنت و مشقت اور مسلسل جدوجہد سے کی اس نے باوجود بے لبسی اور بے کسی کے متواتر کئی سال تک مطالعہ و معائنہ کی شمع جلا کر مشاہدہ و تجربہ میں گھنٹوں مہینوں نہیں بلکہ سالوں تک خرچ کر کے گزار دینے کے بعد بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔

ایلو پیتھی کے علاج بالضد کے مقابل بالمثل یعنی ہومیو پیتھی ایجاد کیا اس کی ایجاد نے اسے حیاتِ جاوید عطا کی۔

متانت و سنجیدگی، تحمل و بردباری اور خاموشی سے محنت کرنے کے جذبہ کی بدولت ایک معمولی سکول ٹیچر اقوام عالم کے سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر فائز ہوا اس محنت و استقلال انہماک و استغراق کے بے پایاں جذبہ نے پاکستان کے ایک فرزند کو نامور سائنسدان، اعلیٰ سائنسی مشیر مثالی استاد کے عظیم الشان اعزاز سے سرفراز کیا۔

الغرض ایسی ان گنت شخصیتیں گزری ہیں جو گوشۂ تنہائی سے نکل کر آسمانِ شہرت پر شہاب ثاقب بنکر چمکیں ان کی اس شاندار ترقی اور عروج کے راز دراصل ان کے جذبۂ محنت، علم و فن سے گہرے لگاؤ اپنے مقصد سے گہری لگن اور اس میں مہارت تامہ حاصل کرنے کے بے پناہ شوق میں مضمر ہے۔ چنانچہ ان کی ہزارہا ایجادات اور انکشافات کی شکل میں بنی نوع انسان کی گراں قدر خدمات کی شاندار یادگاریں بزبان حال کہہ رہی ہیں ؎

تلك آثارنا تدل علينا
فانظروا بعدنا الى الآثار

یہ ہمارے آثار ہیں جو ہمارے کارناموں پر دال ہیں۔ ہمارے بعد ہمیں دیکھنا چاہو تو انہیں آثار (کارناموں) کو دیکھ لینا۔

بلند شخصیت کا اولین جزو

تمام مشاہیر عالم کی زندگیوں میں محنت و مشقت کا جذبہ بنیادی حیثیت کا حامل ہے عظیم انسان بننے کی خوبی کم و بیش ہر شخص میں پائی جاتی ہے۔ البتہ اس کا راز اس شخص پر کھلتا ہے۔ جو اپنے مقصد کی تعیین کرنے کے بعد اس کے حصول کے لئے کمر ہمت کس کر میدانِ عمل میں اتر جاتا ہے اور فنافی المقصد ہو کر کامیابی سے ہمکنار ہوئے بغیر دم نہیں لیتا۔ سیدنا حضرت فضل عمر نے اس حقیقت کی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے۔

" کہ انسان ایسا عمل کرے کہ یوں معلوم ہو اس کی صحت بگڑ جائے گی۔ اس کی ہڈیاں گل جائیں گی اور اس کا جسم تباہ ہو جائے گا جب انسان اس رنگ میں کام کرتا ہے تب اسے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بغیر اس کا اپنی کامیابی کے متعلق امید رکھنا غلطی ہوتی ہے۔ میں نے اپنی جماعت میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو اس غرض کے لئے قائم کیا ہے کہ وہ محنت کریں اور مشقت طلب کاموں کی اپنے اندر عادت پیدا کریں۔"

وقت کی قدر و قیمت

انسان کی زندگی مختصر ہے اور کام بیشمار اس لئے وہی انسان اپنی زندگی کے مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے جسے وقت کی قدر و قیمت کا احساس ہوتا ہے اور ایک لمحہ ضائع کئے بغیر دن رات اپنے مقصد حیات کے حصول میں رواں دواں رہتا ہے تاریخ شاہد ہے کہ بعض مشاہیر کو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا خیال غالب رہا حتیٰ کہ انہوں نے نیند کا وقت بھی کم کر کے کام میں صرف کیا نپولین صرف چار گھنٹے سوتا تھا مشہور سائنسدان ایڈیسن کی نیند کا وقت صرف تین گھنٹے تھا بیس بیس اور اکیس اکیس گھنٹے روزانہ کام کرنے والے انہی لوگوں نے دنیا میں نام پیدا کیا۔ عربی کی ضرب المثل من طلب العلیٰ سهر الليالى (بلند مرتبہ کا حصول راتوں کے جاگنے پر منحصر ہے) اس حقیقت کی غماز ہے۔ قرآن کریم نے بھی راتوں کے جاگنے کے ثمرات حسنہ کو ۔ ۔ ۔ ۔ سے تعبیر فرمایا ہے سیدنا حضرت فضل عمر نے ایک موقع پر نوجوانوں کو اپنے اندر محنت و استقلال کی عادت پیدا کرنے اور اپنے عظیم مقصد بلند عزائم کے حصول کے پیش نظر ہر فن اور ہر شعبہ میں برتری حاصل کرنے کی تلقین کرنے کے بعد فرمایا۔

" میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے نوجوانوں میں ضیاعِ وقت کا مشغلہ بہت عام ہے مطالعہ کتب سے وہ گپوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں اور مصروفیت پر آوارگی کو مقدم رکھتے ہیں ..... ان کے سامنے کام تو بہت عظیم الشان ہے مگر ان کی ہمتیں چیونٹی کا ہمالیہ کو گرانے کی کوشش کے مترادف ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ نوجوان اپنے اندر وقت کی قدر و قیمت کا احساس پیدا کریں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ہمارے سامنے کام بہت بڑا ہے۔ ہمیں اس کے مطابق کوشش کرنی چاہیئے۔

کامیابی کا ایک اکسیر نسخہ غور و فکر کی عادت

ایک اور بات جو ہر بڑے انسان کی زندگی میں کارفرما نظر آتی ہے وہ ہے غور و فکر سوچ بچار کی عادت، غور و فکر کی عادت انسان میں بلند خیال، بلند پروازی پیدا کرتی ہے۔ قلبی صفائی۔ ذہنی جلا اور دماغی روشنی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ڈارون اپنی کامیابی کا راز

" سائنس سے بے پناہ محبت
کسی مسئلہ پر نہایت سکون اور
آزادی کے ساتھ غور و فکر،
حقائق کے سمجھنے میں زبردست
جستجو اور کاوش، عقل سلیم
اور مجنونانہ ذوق"

میں سمجھتا تھا۔ کامیاب زندگی کے اس اکسیر نسخہ کے متعلق بھی حضرت فضل عمر کا ایک زرّیں ارشاد ملاحظہ ہو:-

" غور و فکر معقول ہو گا تو وہ عظیم الشان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ مثلاً مشہور سائنسدان ایڈیسن تھا۔ اس نے بہت معمولی حالت سے ترقی کی وہ سائنس کے متعلق اہم باتیں سوچتا تھا۔ لیکن بلند پروازی کے ساتھ۔ چونکہ محنت۔ قربانی۔ مضبوط ارادہ شامل تھا۔ اس لئے بہت کامیاب رہا۔ ایک ہزار مفید ایجادیں اس نے کیں جن سے آج دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بلندی پروازی تو عطا فرما دی ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اکثر لوگ اپنے عمل کو اس بلند پروازی کے مطابق کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سالہا سال کے بعد بھی ان کی روحانیت ویسی کی ویسی رہتی ہے۔ حالانکہ صحابہ کی مثالیں .... موجود ہیں نہ تجارت ان کے راستہ میں روک تھی نہ ملازمت اور نہ زمینداری ان کی ترقی اور قربانی میں رکاوٹ ڈال سکتی تھی ایک بے نظیر اور حیرت انگیز تبدیلی ان کے اندر نظر آتی ہے یہی تبدیلی اس امر کی علامت ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی بلند پروازی کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کی...حیوانوں میں جگالی کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت بھی انسان میں رکھ دی ہے۔ وہ بھی جگالی کرتا ہے۔ لیکن یہ "دماغی جگالی" ہوتی ہے۔ جوان کی ذہنی ترقی کا موجب ہوتی ہے دماغی جگالی کا مطلب یہ ہے کہ ایک بات کو سرسری طور پر نہ سنا جائے بلکہ بعد میں اس پر غور کیا جائے اس کے سارے پہلوؤں کو سمجھنے اور اس کی باریکیاں معلوم کرنے کی کوشش کی جائے تب قلب میں صفائی اور دماغ میں روشنی پیدا ہوگی۔ ....

اگر کوئی بات سنی اور اسے یونہی نگل لیا۔ تو وہ کسی کام نہ آئے گی۔ سونے چاندی ہیروں کو اگر انسان یونہی نگل لے تو کوئی کام نہ آئیں گے بلکہ بجائے فائدہ کے نقصان دیں۔ لیکن اگر انہی چیزوں کو پہلے گھس گھس کر جسم میں داخل ہونے کے قابل بناؤ تو پھر وہ بڑے فائدہ کا موجب ہوں گے۔ اسی طرح دینی و دنیوی مسائل پر سے یونہی گزر جاؤ گے اور بغیر کافی غور کے انہیں نگلنے کی کوشش کرو گے تو وہ کسی کام نہ آئیں گے لیکن اگر تم ان پر غور کرو گے اور اتنا غور کرو گے کہ وہ تمہارے اندر داخل ہو جائیں تو پھر وہ تمہارے لئے دین و دنیا کی ترقی کا موجب بن جائیں گے۔ دماغ میں روشنی اور ذہن میں جلا پیدا ہو جائے گی اور تم انہی مسائل کے ذریعے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر سکو گے"۔

(تقریر مجلس علم و عرفان مندرجہ الفضل، دسمبر ۱۹۴۶ء)

خاکسار نے اپنے اس مضمون کی ابتداء میں بعض نامور شخصیتوں کا مختصر ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ سیدنا حضرت فضل عمر کے محولہ بالا ارشادات اور زریں ہدایات اس حقیقت کی مظہر ہیں+

تبصرہ کتب

احمدیہ گزٹ کینیڈا

کینیڈا کی جماعت کی طرف سے اردو اور انگریزی زبان میں ایک مجلہ شائع کیا جاتا ہے جس کا نام کینیڈا گزٹ ہے۔ اسمیں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے تازہ ترین ارشادات، خطبوں کے خلاصے بعض خطبوں کے متن اور اہم جماعتی خبریں، تحریکات اور اعلانات کے علاوہ تربیتی امور پر مشتمل اہم اقتباسات بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ اس کے نگران مربی انچارج مکرم مولانا نسیم مہدی ہیں جبکہ ادارت کی ذمہ داری منجھے ہوئے قلم کار اور مترجم جناب حسن محمد خان عارف کے سر ہے جو نہایت ذمہ داری سے اس خدمت کو نباہ رہے ہیں۔ زیر نظر شمارہ ۴۶ اردو اور ۳۴ انگریزی یعنی کل ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

(ج س ش)

مالی قربانیاں کرنیوالے اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند رکھیں

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:

جہاں تک چندوں کی ادائیگی کا تعلق ہے اس میں فیصلہ کن امر یہ نہیں ہوتا کہ کس کے پاس کتنی دولت ہے۔ وہ ظاہر لحاظ سے کتنا دولت مند ہے بلکہ فیصلہ کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ کسی کے پاس دل کی دولت کتنی ہے۔ اس پہلو کے لحاظ سے امراء کے طبقہ کی یہ عجیب بدقسمتی ہے کہ امیر آدمی اپنی غیر معمولی توفیق کے باوجود شرح کے مطابق چندہ دینے سے گھبراتا ہے (سوائے اس کے کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ وہی وہ کرے) ایک آدمی جس کی آمد ایک سو ساٹھ روپے ہے اس کے لئے کوئی مشکل نہیں کہ وہ دس روپے چندہ دے دے لیکن جس کی سولہ لاکھ روپے آمد ہو اس میں سے شرح کے مطابق ایک لاکھ روپے دینا اس کو اتنی بڑی رقم نظر آتی ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ چلو تھوڑا بھی دے دوں تو بہت ہوگا مثلاً دس ہزار یا بیس ہزار روپے دے دیئے جائیں تو یہ بھی بہت بڑی رقم ہے اس لئے وہ تھوڑا چندہ دے کر بھی اپنے آپ کو بہت مخلص سمجھنے لگ جاتا ہے کہ گویا اس نے دین کے لئے بہت بڑی قربانی کی ہے۔ اس لئے وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ نے رزق میں کشائش عطا فرمائی ہے۔ اموال میں وسعت بخشی ہے ان کو خصوصیت کے ساتھ اپنے تقویٰ کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

یہ محض نفس کا دھوکا ہے کہ شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے سے مال کم ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے جب خدا کو واپس کیا جاتا ہے تو مال میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ خواہ مخواہ دل میں گانٹھیں پڑی ہوتی ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ گانٹھ کھولنے کا جو مزہ ہے وہ نہ کھولنے والے کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا۔ جب بھی آپ خدا کی خاطر دل کی کوئی گانٹھ کھولتے ہیں اس وقت آپکو وسعت عطا ہوتی ہے۔ اس وقت آپ کو فراخی ملتی ہے اور وہ فراخی مال کے مقابل پر بہت ہی زیادہ عظیم الشان اور بہت ہی زیادہ سرور بخشنے والی ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے صاحب ثروت احباب کو چاہیئے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں۔

ایک اور ذریعہ سے مجھے پتہ چلا ہے کہ امراء میں کچھ کمزوری باقی ہے۔ غریب آدمی جب کسی مجبوری کے پیش نظر شرح میں کمی کروانا چاہتا ہے تو بے دھڑک معافی کے لئے خط لکھ دیتا ہے۔ اس کا معاملہ بڑا واضح ہوتا ہے اس کی آمد کے مقابل پر اسکی ذمہ داریاں زیادہ ہوتی ہیں۔ وہ کئی دفعہ مقروض ہو جاتا ہے۔ اسے کئی دفعہ حادثات پیش آجاتے ہیں اس لئے وہ بے جھجک ہو کر لکھتا ہے کہ میرے یہ حالات ہیں جن کی وجہ سے میں ۱/۱۶ کی شرح سے چندہ دینے کی توفیق نہیں پاتا۔ لیکن امیروں کی طرف سے کبھی کوئی ایسا خط نہیں آیا کیونکہ اگر وہ لکھیں تو ان کو شرمندگی ہوگی اس لئے وہ نظام جماعت کے قواعد توڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور یوں ایک اور گناہ ان سے سرزد ہو رہا ہوتا ہے۔ یعنی غریب آدمی جانتا ہے کہ میں شرح میں کمی کا لکھوں گا تو میری غربت پہ رحم آئے گا اور میرے لئے دعا کی طرف توجہ پیدا ہوگی اس لئے اس کی طبیعت میں معافی کا خط لکھنے پر ایک طبعی آمادگی پائی جاتی ہے لیکن امیر آدمی اگر ایسا کرے تو بالفاظ دیگر وہ اپنی خست کا راز کھولتا ہے اس لئے رک جاتا ہے۔ چنانچہ کسی امیر آدمی نے کبھی یہ نہیں لکھا کہ اسے ۱/۱۶ کی شرح سے چندہ دینے کی توفیق نہیں لہٰذا اسے معاف کر دیا جائے۔ حالانکہ میں نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اگر مجھے کوئی خط لکھے گا تو میں معاف کر دوں گا۔ لیکن وہ لکھ سکتے ہی نہیں۔ ان میں اس بات کی توفیق ہی نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح ان کے دل کا بخل ننگا ہو جائے گا اس لئے ایک جرم دوسرا جرم کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

پس اصل نگران تو تقویٰ ہے جو دل کا نگران ہے باہر سے نگرانی ممکن ہی نہیں.... اس لئے میں اپنی جماعت کے خوشحال طبقہ سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے تقویٰ کا معیار بڑھائیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال پیش کرتے وقت اپنے تقویٰ کے نگران کو سامنے رکھا کریں اور یہ نہ دیکھا کریں کہ باہر سے کوئی آنکھ دیکھ رہی ہے یا نہیں"۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

زلزلہ

(قسط ۳ آخری)

ایک ارضی جائزہ

(۲)

پلیٹوں کا باہم قریب آنا

CONVERGENT OF PLATE

جب پلیٹوں کے مابین قوت دب پیدا ہوتی رہتی ہے تو پھر پلیٹ ایک دوسرے کے قریب آتی ہیں یہاں تک کہ ان میں زبردست تصادم ہوتا ہے اور ساتھ ہی ایک پلیٹ اوپر اور دوسری نیچے چلی جاتی ہیں جس سے کھائی یعنی "سب ڈکشن زون" کی تشکیل ہوتی ہے۔ اس قسم کے تصادم سے زمین پر مختلف تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جبکہ انحصار پلیٹوں کے تصادم کی اقسام پر ہوتا ہے کیونکہ تصادم سمندری پلیٹ اور زمینی پلیٹ کے درمیان ہوتا ہے یا پھر دو زمینی پلیٹ یا سمندری پلیٹ بھی آپس میں ٹکراتی ہیں اگر تصادم زمینی پلیٹ اور سمندری پلیٹ کے درمیان ہو تو سمندری پلیٹ اپنے بلند کثافت کے باعث زمینی پلیٹ کے نیچے چلا جاتا ہے جہاں اسے بلند تپش کا سامنا ہوتا ہے جس کے نیچے حرکت کرتی ہوئی پلیٹ کا کچھ حصہ پگھلنے لگتا ہے جس سے سیال مادہ (میگما) بنتا ہے جو بعد میں سست رفتاری کے ساتھ اوپر اٹھتا ہے سیال کی کچھ مقدار تو زیر زمین گہرائی میں منجمد ہوتی ہے جبکہ باقی ماندہ محلول سطح زمین پر آکر آتش فشاں اور بعض اوقات خطرناک زلزلے کا باعث بنتا ہے۔ جب دو سمندری پلیٹ کا ٹکراؤ ہوتا ہے تو ان کے حدود میں بھی آتش فشاں کی سرگرمی ہوتی ہے لیکن اس مرتبہ میگما زمین پر نمودار نہیں ہوتا بلکہ سمندری فرش پر سرگرم ہوتا ہے جس کی وجہ سے حرارت کی بے پناہ مقدار سمندر میں خارج ہوتی ہے جو سمندری طغیانی کا باعث بنتا ہے۔ اگر یہ طریقہ کار لمبی مدت تک جاری رہے تو نئے جزیرے بنتے ہیں۔ جزیرہ قوس (جاپان) اس کی ایک مثال ہے اب اگر دو زمینی پلیٹ کا تصادم ہو تو چٹانی سلسلے وجود میں آتے ہیں۔ کوہ ہمالیہ اس کی مثال ہے کیونکہ اس مرحلے میں پلیٹوں کے درمیان موجود مواد کا زبردست اٹھان ہوا اور اس طرح دنیا کے نقشے پر ہمالیہ جیسا عظیم پہاڑی سلسلہ وجود میں آیا۔ جہاں تک روس کے جمہوریہ آرمینیا اور اس کے اطرافی علاقوں کا تعلق ہے تو وہاں ایک سمندری پلیٹ اور زمینی پلیٹ میں تصادم ہوا جسکی وجہ سے "سب ڈکشن" زون کی تکمیل ہوئی "دی نیو ویو آف دی ارتھ" کے مطابق یہ سب ڈکشن زون سمندر اور زمینی پلیٹ کے تصادم کی نمائندگی کرتا ہے اور شدید نوعیت کے زلزلے کی پیش گوئی کرتا ہے اس کی تصدیق سوچرلائن اور اوفی لائٹ کی موجودگی سے ہو جاتی ہے۔

(۳)

پلیٹوں کا باہم سرکاؤ

(DISLOCATION OF PLATE)

بعض اوقات نہ تو پلیٹ ایک دوسرے سے دور جاتی ہیں اور نہ ہی ان کے درمیان تصادم ہوتا ہے بلکہ وہ ایک دوسرے کے حدود میں سرک جاتی ہیں جس سے زمین کے کمزور منطق یعنی فالٹ وجود میں آتی ہیں۔ دنیا کا مشہور فالٹ جسے "سین اینڈریس فالٹ" کہا جاتا ہے اسی قسم کے حرکات کا نتیجہ ہے جس کے دامن میں جگمگاتے ہوئے شہر "کیلیفورنیا" لاس اینجلس اور میکسیکو آباد ہے یہی وجہ ہے کہ ان شہروں کو ہر لمحہ شدید زلزلے اور سرکاؤ کا خطرہ لاحق ہے جو اس فالٹ کے دوبارہ متحرک ہونے سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے اگر "آرمینیا" شہر کا جائزہ لیا جائے تو اسکے اطرافی علاقے میں بھی ایک فالٹ موجود ہے۔ جسے اناٹولین فالٹ کہا جاتا ہے جو ٹرانس کاکیشیا علاقہ سے براہ راست تو نہیں لیکن اپنے اثرات ٹیکٹونکس نقطہ نظر سے ہر لمحہ مرتب کر سکتا ہے اور کسی بھی وقت متحرک ہو کر ترکی، ایران، بغداد اور روسی علاقوں کو زلزلے کی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ "آرمینیا" کا حالیہ زلزلہ بھی اسی فالٹ کے متحرک ہونے کا نتیجہ تصور کیا جا سکتا ہے۔ زلزلے اور آتش فشاں اچانک پیدا نہیں ہوتے بلکہ رفتہ رفتہ توانائی کی مقدار میں حد درجہ اضافے کے باعث رونما ہوتے ہیں تو انائی کا ارتکاز زیر زمین موجود انہی اقسام کے چٹانی پلیٹوں کے درمیان ہوتا ہے جن کی وجہ سے پلیٹ حرکت کرتی ہیں بعض اوقات گرم سیال کا اٹھان اس قدر شدید ہوتا ہے کہ خطرناک قسم کے آتش فشاں تشکیل پاتے ہیں جو زبردست تباہی کا باعث بنتے ہیں اس کی ایک مثال جنوبی امریکہ کی ریاست "کولمبیا" کے دارالحکومت "بوگوٹا" میں تقریباً ۴ سال پہلے دیکھنے میں آیا جہاں "نازکا" اور جنوبی امریکن پلیٹ کے تصادم کے نتیجے میں ایک قصبہ لاوے میں دب گیا۔ جس کی وجہ سے تیس ہزار افراد لقمۂ اجل بن گئے پاکستان میں بھی اس قسم کی سرگرمیاں ہوئی ہیں جس سے "چمن فالٹ" وجود میں آیا ہے۔ جو کوئٹہ شہر کے گاؤں چمن کے قریب موجود ہے یہی وجہ ہے کہ اس شہر کو ہر لمحہ شدید زلزلے کا خطرہ لاحق ہے۔ ۱۹۳۵ء کا زلزلہ کوئٹہ میں آج بھی پلیٹوں کی حرکات کو یاد دلاتا ہے۔ پلیٹوں کے ان حرکات سے کرۂ ارض پر جہاں تخریبی سرگرمیاں ہوتی ہیں وہیں کچھ تعمیری پہلو بھی اپنے اثرات مرتب کرتے ہیں جہاں تک اس کے تخریبی سرگرمیوں کا تعلق ہے تو زلزلے، آتش فشاں اور کوہ سازی کا عمل سرفہرست ہے۔ جس کی تباہ کاری سے ہر شخص بخوبی واقف ہے۔ جہاں تک اس کے تعمیری پہلو کا تعلق ہے تو اس سے گراں قدر کچی دھات، معدنی ذخائر اور پٹرولیم کی موجودگی کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں پلیٹ ٹیکٹونکس نظریہ کے مطابق جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے یہ آتشی سرگرمیاں تین مقامات پر بڑے پیمانے پر ہوتی ہیں۔ پہلا وہ مقام جہاں پر پلیٹ ایک دوسرے سے دور ہو گئی ہوں اور نیا سمندری قشر بنا ہو۔ دوسری صورت میں وہ "سب ڈکشن زون" جہاں انتہائی گہرائی میں نیچے جانے والی پلیٹ کے پگھلاؤ سے میگما بنتا ہے جو وقتاً فوقتاً اوپر آکر مختلف قیمتی کچی دھات اور معدنی ذخائر تشکیل کرتا ہے۔ تیسرا مقام وہ گرم اسپاٹ ہے جو گراں قدر سیال کو اوپر لاتا ہے جو قیمتی ذخائر کا ماخذ بنتا ہے۔ جزیرہ سپرس میں موجود کاپر سلفائید کچی دھات جنوبی امریکہ کے پہاڑی سلسلے میں موجود ٹن اور کاپر کے ذخائر جاپان میں موجود کاپر سلفائیڈ کے ذخائر اور میسی سپی وادی کے قریب جست اور لیڈ کے ذخائر پلیٹ ٹیکٹونکس نظریئے کی تعمیری پہلو کو اجاگر کرتا ہے ساتھ ہی شدید زلزلے کی آمد کی بھی خبر دیتا ہے۔ پٹرولیم کی ذخیرہ اندوزی میں بھی یہ نظریہ جدید سائنسی نوعیت کا حامل ہے کیونکہ پٹرولیم کا بنیادی ماخذ نامیاتی اشیاء ہے جو سمندری فرش پر مختلف اقسام کے رسوب کیساتھ مرکوز ہوتے ہیں۔ تمام نامیاتی اشیاء کو پٹرولیم میں منتقل ہونے کے لئے حرارت کی مناسب مقدار اور ایک لمبی مدت درکار ہوتی ہے۔ یہی وہ منزل ہے جہاں پلیٹ ٹیکٹونکس نظریہ براہ راست اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ حرارت کی مناسب مقدار پلیٹ کی حرکات کے دوران حاصل ہوتی ہے پھر یہ کہ اس قسم کے حرکات کے دوران زیر زمین نمک کا اٹھان ہوتا ہے۔ نمک چونکہ بلاشک خصوصیت کا حامل ہے اس لئے حرارت کی وجہ سے پھیلنا شروع کرتا ہے۔ اسی دوران دباؤ کی شدت کی وجہ سے اطراف میں موجود چٹانیں فالٹ زدہ یا خطا زدہ ہو جاتی ہیں جو ایک ایسی ساخت ہے جسے "نمک قبہ" کہتے ہیں جو پٹرولیم کو اپنے اندر ذخیرہ کر کے معاشی نقطہ نظر سے مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ پاکستان میں لسبیلہ (بلوچستان) کے مقام پر بھی پلیٹوں کا تصادم ہوا جس کی تصدیق محوری پٹی کی موجودگی سے ہو جاتی ہے۔ یہ مقام پلیٹوں کے تصادم کی حد بندی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محوری پٹی کے دونوں اطراف قدرتی وسائل کی دریافت ہوئی ہے۔ جبکی وجہ سے بلوچستان قدرتی وسائل سے مالا مال ہے پاکستان میں دوسرا پلیٹوں کا تصادم کراچی سے قریب بلوچستان کے علاقے میں "شپ بریکنگ" ایریا سے ۲۹ کلومیٹر دور شمال کی جانب ہوا ہے۔ مقامی زبان میں یہ علاقہ "رتی پہاڑی" سے معروف ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس علاقے میں دوہری پلیٹوں کا تصادم ہوا ہے جس سے "سب ڈکشن زون" کی تکمیل ہوئی ہے اور آتشی مواد پر مشتمل پٹی پورے علاقے میں منتشر ہو گئی ہے جسے "سوچرلائن" کہا جاتا ہے جس میں مختلف اقسام کی معادن سازی بھی ہوئی ہے بعض ماہرین نے اس علاقے میں میگنیز معدن سازی کی موجودگی کا انکشاف کیا ہے اس کے علاوہ بایونائٹ آتشی خاک اور دوسرے معدن بھی سطح زمین پر موجود ہیں۔ لیکن ابھی تک اس علاقے کا تفصیلی جائزہ نہیں لیا گیا ہے اس لئے پلیٹ ٹیکٹونکس نظریئے کو مزید تقویت پہنچانے کے لئے یہ علاقہ ماہرین ارضیات کے لئے ہنوز توجہ طلب ہے ★★

بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی
۲۳ دسمبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۱۴

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔

(الوصیت صفحہ ۱۰)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

خاکسار کی بھتیجی کے شوہر مکرم میاں غلام احمد صاحب گردوں کی تکلیف اور بلڈ پوریا کی وجہ سے شدید بیمار ہیں حالت تشویش ناک ہے فیصل آباد کے ایک مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ خادم حسن۔ سابق ٹیچر جامعہ احمدیہ ربوہ)

میرا بیٹا ڈاکٹر جاوید منصور احمد ایم بی بی ایس لندن میں ایم آر سی پی پارٹ ٹو کا امتحان دے رہا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(شیخ عنایت اللہ۔ اوکاڑہ)

دعائے مغفرت

★ مکرم سید محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ موسے والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعہ پونے چھ بجے شام دل کا دورہ پڑنے سے بعمر ۶۷ سال ربوہ میں فوت ہو گئے۔ نماز جمعہ بخیریت پڑھ کر آئے۔ شام کو طبیعت خراب ہوگئی اور خدا کو پیارے ہو گئے۔ مرحوم میرے داماد عزیزم سید مودود احمد صاحب شالامار ٹاؤن لاہور کے والد تھے ۱۷ دسمبر کو عصر کے بعد نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی اور عام قبرستان [illegible] میں تدفین عمل میں آئی بعد تدفین خاکسار نے دعا کروائی۔ احباب سے مرحوم کی [illegible] اور جملہ لواحقین کے لئے صبر جمیل اور اجرِ [illegible] کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید احمد علی۔ ربوہ)

میرے چچا محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب ولد حاجی فضل محمد صاحب درویش بقضائے الٰہی ۱۰ دسمبر ۱۹۸۸ء کو چند ماہ بیمار رہ کر وفات پا گئے موصوف سلسلہ کے فدائی اور دین کی خاطر قربانی کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت [illegible] میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(ریٹائرڈ صوبیدار فضل محمد۔ فیصل آباد)

مکرمہ بشریٰ افضال صاحبہ اہلیہ مکرم برادرم چوہدری افضال احمد صاحب تین ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۸ء کو وفات پا گئیں ... نہایت مخلص سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بہت محبت رکھنے والی خاتون تھیں لجنہ اماء اللہ فیروزوالہ میں سیکرٹری کی حیثیت سے نہایت ذمہ داری سے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ بہت خوش اخلاق اور محبت و شفقت سے پیش آنے والی تھیں۔

آپ کے شوہر مکرم افضال صاحب کینیڈا میں مقیم ہیں اور بعض مجبوریوں کی بناء پر اپنی اہلیہ کی وفات پر یہاں نہ آسکے ...... جنازہ ربوہ پہنچایا گیا جہاں بیت المبارک میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور بعد ازاں عام قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔

..... اپنے پیچھے دو بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں احباب جماعت سے .... بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز گورایہ فیروز والہ)

میرے بھائی مکرم خواجہ محمد عبد الغنی ریٹائرڈ سیکشن آفیسر جی ایچ کیو واپڈا ورکیٹ آف راولپنڈی ۱۴ دسمبر ۱۹۸۸ء کو دس بجے شب وفات پا کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ۱۶ دسمبر کو بیت المبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

.... میرے منجھلے بھائی تھے اور سب بھائیوں میں سب سے زیادہ آسودہ حال، خوش خصال خوش باش مرنجاں مرنج غم و فکر کی الجھنوں سے بے نیاز احمدیت کے شیدائی، مخلص خدمتگار۔ اپنے وسیع حلقہ احباب میں مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔ مرض کی سخت اذیت ناک حالت میں بھی میں نے کبھی اُنہیں آزردہ خاطر نہیں دیکھا۔

.... پسماندگان میں ان کی بیوہ عزیزہ محمودہ بیگم کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں دونوں بیٹے برسر روزگار ہیں چھوٹے بیٹے کے علاوہ سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں مخلصینِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ.... ان کی.... بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

(عبدالرحمن۔ لاہور)

خاکسار کے بڑے بھائی عزیزم مظفر احمد صاحب ابن مکرم میاں روشن صاحب محلہ دارالصدر شرقی عقب ہسپتال بعمر ۲۵ سال جو بعارضہ جگر گردہ کی تکلیف سے عرصہ ایک سال سے بیمار چلے آرہے تھے فضلِ عمر ہسپتال میں ۲۹ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بوقت ۹½ بجے صبح اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ بیوی کے علاوہ اپنے پیچھے چھ بچیاں اور ۲ لڑکے چھوڑے ہیں۔ نماز جنازہ گولبازار ربوہ میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ احباب کی خدمت میں بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(منور احمد کارکن الفضل)

خاکسار کی والدہ مکرمہ ہدایت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب ڈگر مولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۲۲/۲۳ نومبر کی درمیانی شب ۷۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ والدہ صاحبہ قیامِ پاکستان سے کافی عرصہ پہلے کی موصیہ تھیں۔ آپ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ کی طبیعت میں حیاء اور پاکیزگی حد درجہ کی تھی بے حد صفائی اور نفاست پسند تھیں۔ نماز روزہ کی پابند۔ نماز بڑی باقاعدگی اور اہتمام سے ادا کرتیں

تہجد گزار اور بہت دعا گو تھیں۔ قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی کے ساتھ خوش الحانی کے ساتھ کرتیں۔ بے حد صابر و شاکر تھیں۔ آپ ایک تقویٰ شعار اور دیندار خاتون تھیں ہر کام سنوار کر احتیاط کے ساتھ کرتیں۔ بے حد کمزور ہونے کے باوجود کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتیں اور ساتھ ساتھ ذکر الٰہی وردِ زبان رہتا۔ مالی تحریکات میں بھی حتی المقدور حصہ لیتی رہیں۔ قدرتِ ثانیہ سے گہرا تعلق تھا اور امام جماعت کے لئے بے حد پیار اور محبت پائی جاتی تھی۔ آپکی اولاد میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں جو سبھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شادی شدہ اور اپنے اپنے گھروں میں ہیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ کی نماز جنازہ مورخہ ۲۵ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ فجر البیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت۔ بزرگانِ سلسلہ اور خاندان حضرت اقدس بانی سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ہماری پیاری اُمی جان کو جنت [illegible] میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اُن کے درجات ہمیشہ بلند فرماتا رہے اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر کرشن احمد سی۔ ایم۔ ایچ۔ سیالکوٹ چھاؤنی)

دعائے نعم البدل

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے ۱۱ نومبر ۱۹۸۸ء کو شادی کے ۵ سال بعد (پہلی اولاد) بیٹے عزیزم "محمد عتیق محمود" سے نوازا۔ جسے "تحریکِ وقفِ نو" میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے تحت قبل از پیدائش وقف کر دیا تھا اور منظوری آچکی تھی کہ ۲۷ دسمبر کو ۱½ ماہ کی رفاقت کے بعد ہمارا لختِ جگر ہمیں جدائی دیکر خدا تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ عزیزم مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب کا پوتا اور محترم میاں لطیف احمد صاحب آف نیشنل بنک کا نواسہ تھا۔

تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں یہ دلی صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین۔

(چوہدری محمود احمد صاحب ۱/۱۵ دارالصدر شمالی ربوہ)

حضرت فضلِ عمر کی دعاؤں کے پھل

میرے والد محترم بابو عبد الغنی صاحب انبالوی بعارضہ کینسر گال بیمار ہوتے کافی علاج کروایا مگر اللہ تعالیٰ کے پیارے ہو گئے حضور نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ پہلے ریلوے میں ملازم تھے پھر ملازمت چھوڑ کر کیکر کی چھال کا اپنا کام انبالہ شہر میں شروع کیا۔ باوقار اور دیانتداری سے ساری عمر اپنا وقت گزارا۔ طبیعت میں عاجزی انکساری اور سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

مہمان نواز تھے اور مہمان کے آرام کا خیال بھی رکھتے تھے۔ ہر وقت زبان ان کی شکر الٰہی سے تر رہتی تھی تمام عمر پابند صوم و صلوٰۃ رہے بیماروں کی عیادت کرتے تھے ہر چٹھی کا جواب دیتے تھے۔ خاندانِ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ بہت محبت تھی۔ احمدیت سے والہانہ لگاؤ تھا۔

ایک دفعہ حضرت فضلِ عمر انبالہ سے بذریعہ ریل گاڑی گزرے والد صاحب کے متعلق امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر نے حضور سے درخواست کی ان کے لئے خاص دعا کریں "حضور نے جواب میں فرمایا" میں ان کے لئے ان کی اولاد کے لئے اور ان کی اولاد کی اولاد کے لئے دعائیں کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا۔

حضور کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے بہت فضل نازل فرمائے میرے گیارہ بچے ہیں۔ تین لڑکے اور آٹھ لڑکیاں ہیں ... سب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ میری ایک لڑکی نے ایف ایس سی میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے جماعت کی طرف سے گولڈ میڈل حاصل کیا اسی طرح کالج کانووکیشن میں اسے سات گولڈ میڈل دیئے گئے۔ ... یہ سب ترقیات حضور کی دعاؤں کی برکت ہیں۔

(ڈاکٹر عبد السمیع ... لاہور)

پتہ درکار ہے

محترمہ اختر النساء بیگم صاحبہ زوجہ شیخ سعید احمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۴۶۲ ساکن لاہور نے ۱۹۵۹ء میں ائیر فورس کیمپ ماڑی پور کراچی سے وصیت کی تھی اس کے بعد ان سے رابطہ نہیں ہو سکا

اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو دفتر نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب

خاکسار کو امریکہ کے شہر واشنگٹن ڈی سی میں ۳۱ر جولائی ۱۹۸۷ء کو ایک خطرناک حادثہ پیش آیا۔ نومبر ۸۷ء میں ہسپتال سے فارغ ہوا گویا نئی زندگی ملی۔ میری زندگی کے اس نازک مرحلے پر بہت سے احباب کرام دوستوں اور بزرگوں نے میرے لئے دن رات دعائیں کیں اور مجھے موت کے منہ سے باہر آنے میں مدد کی۔ میں اس نوٹ کے ذریعہ تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دعاؤں سے میری مدد کی اللہ تعالیٰ سب کو احسن جزاء دے آمین۔

(ظہیر احمد - واشنگٹن امریکہ۔ حال دارالصدر شرقی ربوہ)

قراردادِ تعزیت

ہم پرنسپل و اساتذہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اپنے ایک دیرینہ رفیق پروفیسر مسعود احمد عاطف کی وفات اور پروفیسر منور شمیم خالد صاحب کی والدہ محترمہ اور پروفیسر طاہر تنویر صاحب کے عمزاد کی اچانک اور ناگہانی وفاتِ حسرت آیات پر دلی دُکھ اور گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم جملہ لواحقین کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ ان بچھڑنے والوں کو غریقِ رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہم ہیں سوگواران

(پرنسپل و اساتذہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل سابق فوجیوں کے موجودہ پتے ان کے ریکارڈ آفس کو درکار ہیں پتہ نامکمل ہونے کی وجہ سے ان تک رسائی نہیں ہوسکی اگر یہ دوست یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر مجھ سے رابطہ قائم کریں اور اگر ان کے کسی عزیز یا واقف کار کی نظر سے یہ اعلان گزرے تو مجھے اُن کے موجودہ پتہ سے آگاہ کریں۔

(۱) لانس نائیک عبدالحمید ای ایم ای
(۲) حوالدار صلاح الدین نجم " "
(۳) کرافٹ مین بشارت حسین " "
(۴) سپاہی عبداللطیف ولد نواب دین

(سلطان احمد سیکرٹری آرمی ویلفیئر آفیسر ربوہ مکان نمبر ۳۴/۲ دارالرحمت غربی)

دُعا، صدقہ اور خیرات سے بلائیں دور ہوتی ہیں

ولادت

خاکسار کے برادرِ نسبتی مکرم محمد اشرف صاحب آف چک نمبر ۴۶ شمالی (نیو سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا) کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ اور ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء کی درمیانی شب کو، توام بیٹوں سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کے نام ازراہِ شفقت محمد توصیف اور محمد نجیب تجویز فرمائے ہیں۔

دونوں بچے مکرم میاں غلام حیدر صاحب چک نمبر ۴۶ شمالی سرگودہا کے پوتے اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف شام گنج مردان کے نواسے ہیں احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے بچوں کی درازی عمر اور نیک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو خادم دین بنائے دونوں بچے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔

(احمد خان گلشن کارکن دفتر نظارت علیا)

عزیزہ قمر النساء صاحبہ زوجہ فیاض احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز منگل بچی سے نوازہ ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق نومولود بچی کو یرقان ہے۔

نومولودہ مکرم محمد امیر شاہ خان صاحب (سابق باڈی گارڈ حضور) کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو کامل صحت عطا فرمائے نیز نومولود کو نیک سیرت سلسلہ عالیہ کی خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

بچی کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مدیحہ احمد تجویز فرمایا ہے حضور پرنور کی بابرکت تحریک وقف نو کے تحت بچی کو والدین نے وقف کر دیا ہے۔ خدا کرے کہ بچی وقف کی روح کو پورا کرنے والی بنے۔ آمین

(عبداللطیف خان واقفِ زندگی دارالعلوم وسطی ربوہ)

۱۹۸۸ء میں وفات پانے والے موصی

: قسط دوم :

۳۳ محترمہ رحمت الٰہی صاحبہ زوجہ ملک فضل الدین صاحب محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ

۳۴۔ محترمہ مجیدن بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالکریم صاحب ساکن فیصل آباد شہر

۳۵۔ محترمہ فضیلت بیگم صاحبہ زوجہ میاں عبدالحق صاحب ساکن دیونا ضلع گجرات۔

۳۶۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد یوسف صاحب ساکن لاہور۔

۳۷۔ محترم ملک اولیاء خان صاحب ولد ملک مظفر خاں صاحب لاہور۔

۳۸۔ محترمہ سید بی بی صاحبہ زوجہ میاں عبدالرحیم صاحب محلہ دارالفضل ربوہ

۳۹۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ قریشی غلام سرور صاحب ساکن محلہ فیکٹری ایریا ربوہ

۴۰۔ محترمہ راج بی بی صاحبہ زوجہ قائم علی صاحب چک $\frac{219}{R.B}$ گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد۔

۴۱۔ محترم محمد عبداللہ خاں صاحب ولد رحیم بخش صاحب ساکن سوکنونڈ ضلع سیالکوٹ حال گوجرانوالہ۔

۴۲۔ محترم چوہدری علی محمد صاحب ولد چوہدری اللہ بخش صاحب ... رسول کالج ضلع گجرات حال ربوہ۔

۴۳۔ محترم مولوی محمد الدین صاحب ولد مہتاب دین صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

۴۴۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ راجہ بشیر احمد صاحب ظفر کراچی۔

۴۵۔ محترمہ مختار بیگم صاحبہ زوجہ صوبیدار بدر عالم صاحب محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ

۴۶۔ محترمہ حبیبہ بیگم صاحبہ زوجہ سیٹھ محمد الدین صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

۴۷۔ محترمہ اصغری بیگم مبارکہ صاحبہ بنت مولوی سراج الحق صاحب محلہ دارالرحمت شرقی (کارکن فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

۴۸۔ محترمہ مقصودہ اختر صاحبہ اہلیہ قریشی نورالحسن صاحب آف لاہور

۴۹۔ محترم محمد حسین صاحب ولد چوہدری شاہ محمد صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

۵۰۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ زوجہ صوفی نذیر احمد صاحب کوارٹرز جامعہ احمدیہ ربوہ

۵۱۔ محترم ملک محمد صادق صاحب ولد ملک محمد یار خان صاحب ساکن چک $\frac{62}{گ ب}$ ضلع فیصل آباد۔

۵۲۔ محترم چوہدری غلام احمد صاحب ولد کرم بخش صاحب ساکن گکھڑ منڈی

۵۳۔ محترم حاجی محمود احمد صاحب ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

۵۴۔ محترم چوہدری غلام نبی صاحب ولد احمد بخش صاحب دارالرحمت غربی ربوہ

۵۵۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری رستم علی صاحب ساکن گوٹھ جمال پور ضلع خیرپور سندھ۔

۵۶۔ محترم چوہدری فضل الرحمان صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ (آف پوہلہ مہاراں)

۵۷۔ محترمہ شریفہ حبیب صاحبہ زوجہ عبدالباسط خالد صاحب ناصر محلہ دارالصدر شمالی ربوہ۔

۵۸۔ محترم حکیم عبدالرزاق صاحب ولد حکیم محمد عبدالجلیل صاحب شیخوپورہ شہر۔

۵۹۔ محترم محمد اسمٰعیل صاحب ولد چوہدری حاکم خاں صاحب ساکن کلاس والا

۶۰۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک محمد علی صاحب داؤد محلہ دارالیمن ربوہ۔

۶۱۔ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ رشید احمد صاحب قریشی ساکن رحیم یار خاں۔

۶۲۔ محترمہ کریم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری چراغ الدین صاحب کراچی۔

۶۳۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ محمد ابراہیم صاحب محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ

۶۴۔ محترمہ رحیمن بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری بشیر حسین صاحب سنوری ساکن راولپنڈی شہر۔

۶۵۔ محترمہ محمد بی بی صاحبہ زوجہ مستری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور۔

۶۶۔ محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ زوجہ ملک عبدالحمید صاحب سنکوہی

۶۷۔ محترم چوہدری غلام حسین صاحب ولد حاکم خان صاحب ساکن چک $\frac{88}{ج ب}$ ضلع فیصل آباد

۶۸۔ محترم نور محمد خان صاحب ولد چوہدری میاں محمد خاں صاحب ساکن چک $\frac{295}{گ ب}$ بیریانوالہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

۶۹۔ محترم نجات احمد صاحب ولد مولا بخش صاحب ساکن چک $\frac{216}{E-B}$ ضلع وہاڑی۔

اکسیر اپھارہ (جانوروں کی دوا)

• فی پیکٹ -/۳ • درجن -/۲۷ علاوہ ڈاک خرچ۔ جانوروں کے امراض کے کامیاب علاج پر مشتمل لٹریچر -/۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون سیلز آفس ۱۷۷، کلینک ۶۰۶، دہلی ڈرگز ۶۰۷

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بقیہ: جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ گاہ میں ہی بوقت ۱۰ بجے صبح زیر صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے شروع ہوا۔ اسکے بعد بعنوان " فیضان .... جاری ہے "، مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ کلکتہ نے اور بعنوان " حضرت اقدس بانی سلسلہ "، مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل مربی سلسلہ مدراس نے تقاریر فرمائیں۔ اور بعدازاں بعض غیر ملکیوں نے اپنے تأثرات بیان فرمائے

اس روز بارش ہوتے رہنے کی وجہ سے البیت الاقصیٰ میں نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد دوسرا اجلاس البیت الاقصیٰ میں ہی منعقد کرنا پڑا۔ جو محترم حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب پی ایچ ڈی سکندر آباد کی زیر صدارت شروع ہوا اس اجلاس میں بعنوان "برکات (قدرت ثانیہ) کا ایک درخشندہ پہلو" براعظم افریقہ میں دعوت الی الحق" مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اور بعنوان " سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت اللہ کا کامل عبد ہونے کے " محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے تقاریر فرمائیں۔ اس کے بعد مکرم بکر عبید صاحب تنزانیہ نے حضرت اقدس بانی سلسلہ کا ایک عربی قصیدہ نہایت خوش الحانی سے سنایا اور پھر انہوں نے ہی اردو میں ترجمہ کیا اس کے بعد مکرم سعید انور صاحب آف لندن نے جماعت لندن کے حالات و تأثرات بیان فرمائے۔

تیسرے روز مورخہ ۲۸ دسمبر کو اگرچہ آسمان ابر آلود رہا۔ سورج بھی بادلوں میں چھپا رہا لیکن بارش نہیں ہوئی۔ اس وجہ سے جلسہ گاہ میں ہی جلسہ منعقد ہوا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم شیخ محمد احمد صاحب فاروقی بوقت ۱۰ بجے صبح قرآن کریم کی تلاوت و نظم سے شروع ہوا۔ اور بعنوان "دین حق میں عورت کے حقوق کا تحفظ" مکرم مولانا حکیم محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے بعنوان "جماعت احمدیہ اور قومی یکجہتی"۔ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس مربی سلسلہ حیدر آباد نے تقاریر فرمائیں اور غیر ملکیوں کو اپنے تأثرات بیان کرنے کا بھی موقعہ دیا گیا۔ جس کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

دوسرا اجلاس نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد پونے تین بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان شروع ہوا اور تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد بعنوان "صد سالہ جشن احمدیت کے اغراض و مقاصد اور اس کا پروگرام" مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اور بعنوان "ذکر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ" مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ ناظم وقف جدید نے تقاریر فرمائیں۔

اس سال غیر ملکیوں کی آمد کی وجہ سے اجلاسات کی حاضری بہت زیادہ رہی کیونکہ ان سے ملنے والے بھی اجلاسات میں شمولیت کرتے رہے۔ اور پنڈال پوری طرح بھرا رہتا تھا۔ معززین کے لئے کرسیوں کا انتظام تھا۔ مورخہ ۲۷ دسمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء نکاحوں کے البیت الاقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے اعلان بھی فرمائے۔ اس روز ۸۱ نکاح پڑھائے گئے۔

پاکستان سے تشریف لانے والے علماء نے بعد نماز فجر البیت الاقصیٰ میں درس بھی دیئے۔ جلسہ کے آخر میں وفات یافتگان موصی احباب کے اسماء سنا کر ان کے لئے دعا کی درخواست کی گئی۔ اور آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے حاضرین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا جس میں جلسہ کے انعقاد کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ تمام افسران مقامی ضلع صوبہ و مرکز کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے موقعہ پر صفائی۔ روشنی۔ حفاظت۔ امن و امان۔ قائم رکھنے کا ہر طرح خیال رکھا۔ جماعت کے احباب کو حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور کی صحت و سلامتی اور بخیریت وطن واپسی کے لئے۔ احمدیت کی ترقی۔ مربیان کی حفاظت کے لئے دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور اجتماعی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو فضلوں کا وارث بنائے۔ اختتامی خطاب و دعا کے بعد جلسہ قادیان اختتام پذیر ہوا۔

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
منیجر: مشہور دواخانہ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ

بے بی ٹانک
BABY TONIC
پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس: قیمت ۸/- علاوہ ڈاک خرچ
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز آفس ۱۷۷، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

علماء عوام کو اسلام کے معاشی اور معاشرتی اصولوں سے آگاہ کریں

سراج دین پوری

خان پور (نمائندہ مساوات) وفاقی وزارت مذہبی و اقلیتی امور کے مشیر مولانا سراج احمد دین پوری نے علماء پر زور دیا ہے کہ وہ عوام کو " اسلام " کے معاشی اور معاشرتی اصولوں سے آگاہ کریں اور فروعی اختلافات کو ہوا دینے سے اجتناب کریں۔ مولانا سراج احمد دین پوری نے اپنی نئی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد علماء کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران انہیں توجہ دلائی کہ قادیانیوں کے ترجمان " اخبار " الفضل " کی اشاعت "پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس" کے منسوخ ہونے کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے۔ علماء کو چاہیئے کہ وہ مثبت اور تعمیری انداز میں مخالفانہ نقطہ نظر کا جواب دیں اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا محور اصلاح معاشرہ کو بنائیں کیونکہ فرد کا کردار بہتر ہوگا تو پوری قوم کا " اجتماعی کردار " بھی بہتر ہوگا اور " اسلام " کے " بنیادی عقائد " کا تحفظ بھی اطمینان بخش طریقہ پر ہو سکے گا مولانا نے " وفد " میں شامل علماء کو توجہ دلائی کہ " قادیانیوں " کے سالانہ جلسہ اور اجتماع کے انعقاد کی منظوری دینا یا نہ دینا خالصتاً صوبائی مسئلہ ہے اور اس بارے میں " مرکزی حکومت " کو ہدف تنقید بنانا زیادتی اور ناانصافی ہے۔

(روزنامہ مساوات لاہور یکم جنوری ۱۹۸۹ء ص ۷)

موٹر وائنڈنگ اور ہر قسم کا سامان بجلی دستیاب ہے
رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ - ربوہ

خبریں

★ وزیر داخلہ اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ شناختی کارڈوں کے حصول کے لئے اب پولیس سے توثیق کرانے کی ضرورت نہیں رہی۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹوں کے حصول کے لئے بھی پولیس کی تفتیش کو جلد ہی ختم کر دیا جائے گا فی الحال افغان مہاجروں کی وجہ سے اس انکوائری کی ضرورت باقی ہے۔

★ پاکستان نے ویسٹ انڈیز کے خلاف ایک روزہ میچ ۵۵ رنز سے جیت لیا۔ اس سے قبل پاکستان آسٹریلیا کے خلاف بھی ایک میچ جیت چکا ہے۔

★ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے مارشل لاء کے غضب کا نشانہ بننے والے افسروں کو اہم ذمہ داریاں سونپنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلے میں معلومات جمع کی جا رہی ہیں۔

★ سابق بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے دو سکھ قاتلوں ۲۴ سالہ ستونت سنگھ اور [illegible] سالہ تہر سنگھ کو گزشتہ روز تہاڑ جیل نئی دہلی میں سخت حفاظتی اقدامات میں پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ دونوں قاتلوں کی لاشیں جیل کے اندر ہی جلا دی گئیں۔

★ روس نے افغانستان میں نجیب اللہ حکومت کو ہٹانے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے اس بات کے شواہد ملے ہیں کہ اس صورت میں ایک وسیع البنیاد حکومت قائم کی جائے گی۔ جس میں حکمران جماعت کے نمائندے شامل ہوں گے۔

★ پاکستان جمہوری پارٹی کے صدر نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ آئین میں آٹھویں ترمیم ختم کرنے کے سلسلے میں کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں کیونکہ قومی اسمبلی میں اپوزیشن مسلم لیگ نے اس ترمیم کو قائم رکھنے پر اصرار کیا ہے۔

★ وفاقی حکومت نے مختلف سرکاری اور نیم سرکاری محکموں میں گزشتہ ۱۱ سال کے دوران ۹۰ ارب روپے کی خورد برد کے ۵۲ سکینڈلوں کی دوبارہ تفتیش کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک خصوصی سیل قائم ہونے کی توقع ہے اس میں معاف کئے گئے قرضوں اور اعلیٰ شخصیتوں کے خفیہ فنڈ کی بھی تحقیقات ہوگی۔

★ افغانستان سے روسی فوجوں کا انخلاء دوبارہ شروع ہو گیا ہے اب کابل کی وزارتوں میں بہت کم روسی مشیر رہ گئے ہیں۔